بند کیجیے پرنٹ کیجیے اپنے احباب کو ای میل کیجیے

جنگ

Share

ممنون حسین 432 ووٹ لیکر ملک کے 12 ویں صدر منتخب

جسٹس وجیہہ کو شکست

مسلم لیگ ن کے امیدوار سینیٹ‘ قومی اور تینوں صوبائی اسمبلیوں سے کامیاب، پی ٹی آئی کے جسٹس (ر) وجیہہ کو 77 ووٹ ملے، صرف خیبر پختونخوا سے جیت ہوئی، کُل 9 ووٹ مسترد

صدر کا انتخاب خفیہ رائے شماری سے ہوا، انتخابات کی آئینی اور قانونی حیثیت پر بائیکاٹ کرنے سے کوئی اثر نہیں پڑے گا، چیف الیکشن کمشنر نے باضابطہ نتائج کا اعلان کر دیا

اسلام آباد (طاہر خلیل/ پرویز شوکت/ ایوب ناصر) مسلم لیگ ن کے صدارتی امیدوار ممنون حسین بھاری اکثریت سے ملک کے 12 ویں صدر مملکت منتخب ہوگئے۔ ممنون حسین نے الیکٹورل کالج کے 706 میں سے 432 ووٹ حاصل کئے، تحریک انصاف کے امیدوار جسٹس (ر) وجیہہ الدین احمد کو 77 ووٹ ملے، سینیٹ اور قومی اسمبلی اور تین صوبائی اسمبلیوں میں مسلم لیگ ن کے صدارتی امیدوار ممنون حسین جبکہ خیبر پختونخوا اسمبلی میں تحریک انصاف کے امیدوار جسٹس (ر) وجیہہ کامیاب رہے، کُل 9 ووٹ مسترد قرار دیے گئے۔ منگل کو چیف الیکشن کمشنر جسٹس (ر) جسٹس فخر الدین جی ابراہیم نے پریس کانفرنس کے دوران صدارتی الیکشن کے باضابطہ نتائج کا اعلان کیا اور کہا کہ صدر کا انتخاب خفیہ رائے شماری کے ذریعے ہوا، پولنگ صبح 10 بجے سے شروع ہو کر بغیر کسی وقفے کے سہ پہر 3 بجے تک جاری رہی اور یہ پارلیمان کے دونوں ایوانوں کیلئے پولنگ قومی اسمبلی کے ہال میں ہوئی جبکہ چاروں صوبائی اسمبلیوں کے اراکین نے اپنی اپنی اسمبلی میں منعقدہ پولنگ میں ووٹ ڈالے۔ قومی پارلیمان میں پولنگ کی کارروائی کیلئے اجلاس کی صدارت اسلام آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس جبکہ چاروں صوبائی اسمبلیوں میں متعلقہ صوبوں کی ہائیکورٹس کے چیف جسٹس نے کی۔ قومی اسمبلی اور سینیٹ کے کل 314 ارکان نے ووٹ ڈالے جن میں سے ممنون حسین نے 277 اور جسٹس (ر) وجیہہ الدین نے 34 ووٹ حاصل کیے جبکہ 3 ووٹ مسترد ہوئے۔ پنجاب اسمبلی سے ممنون حسین کو 54، سندھ سے 25، بلوچستان سے 55، اور خیبر پختونخوا سے 21 الیکٹورل ووٹ ملے جبکہ جسٹس (ر) وجیہہ الدین نے خیبر پختونخوا سے 36، پنجاب سے 2، سندھ سے بھی 2 اور بلوچستان سے 1 الیکٹورل ووٹ حاصل کیا۔ چیف الیکشن کمشنر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ انتخابات کی آئینی اور قانونی حیثیت پر بائیکاٹ کرنے سے کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ صدر مملکت کا انتخاب آئینی تقاضا ہے جس کا بائیکاٹ نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن ووٹنگ ایک رضاکارانہ عمل ہے اگر کوئی ووٹ نہ ڈالنا چاہے تو اسے زبردستی یا مار کر ووٹ ڈالنے کے لیے تو نہیں لایا جاسکتا۔ واضح رہے کہ صدر کے انتخاب کے الیکٹورل کالج کے کل ووٹوں کی تعداد 1174 بنتی ہے لیکن صدارتی انتخاب میں ووٹوں کی گنتی کے فارمولے کے مطابق کل صدارتی ووٹ 706 بنتے ہیں۔ آئین کے مطابق سینیٹ اور قومی اسمبلی کے ہر رکن کا ایک ووٹ مانا جاتا ہے جبکہ اور چاروں صوبائی اسمبلیوں میں جس اسمبلی کے کل اراکین کی تعداد سب سے کم ہو، اس اسمبلی میں فی رکن فی ووٹ گنا جاتا ہے۔ اس وقت بلوچستان اسمبلی کے اراکین سب سے کم ہیں اور صدارتی انتخاب میں سینیٹ کے ایک سو چار اراکین، قومی اسمبلی کے 342 اور بلوچستان کے 65 اراکین کا فی رکن فی ووٹ گنا گیا۔ اس کے علاوہ پنجاب اسمبلی میں ڈالے گئے 5.7، سندھ میں 2.6 اور خیبر پختونخوا اسمبلی میں 1.9 ووٹ ایک الیکٹورل ووٹ کے برابر تصور ہوئے۔ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی سب سے بڑی جماعت پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں اے این پی اور مسلم لیگ (ق) نے انتخاب کی تاریخ میں تبدیلی کے معاملے پر اس الیکشن کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جس کے باعث ان کے 90 ووٹ پول نہیں ہوسکے۔ ممنون حسین کو ایم کیو ایم، جے یو آئی (ف)، مسلم لیگ فنکشنل، مسلم لیگ ضیا، پشتونخوا ملی عوامی پارٹی، مجلس وحدت المسلمین اور آزاد اراکین کی حمایت حاصل تھی جبکہ وجیہہ الدین کی حمایت جماعت اسلامی اور عوامی مسلم لیگ نے کی۔

ShareThis

آج کا اخبار پڑھیے